محترم بھٹی صاحب

السلام علیکم۔ میاں عبدالعزیز مالواڈہ کے بارے میں جو مضمون آپ نے لکھا اور "المعارف" میں شائع ہوا ہے، اس کے بہت دنوں تک چرچے ہوتے رہے ہیں اور ابھی کافی عرصے تک اس مضمون کو بھلایا نہیں جائے گا۔

غازی محمود دھرم پال کے رسالے "حنیف" جلد اول شمارہ اول۔ اگست ۱۹۲۴ء کے صفحہ ۸۹ پر میاں صاحب مرحوم کے بارے میں، محمود دھرم پال کے مندرجہ ذیل الفاظ نقل کر کے ارسال خدمت کر رہا ہوں، ہوسکتا ہے، کبھی یہ اقتباس آپ کے کام آئے۔

"میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر و ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب کے نام نامی و اسم گرامی سے کون سا پنجابی مسلمان ہے جو واقف نہ ہو، مگر غالباً مسلمانان پنجاب کو جناب میاں صاحب کی ان خدمات جلیلہ کا علم نہیں ہو گا جو انھوں نے میرے مقدمات کی پیروی کر کے اسلام اور مسلمانوں کی کی ہیں۔ میرے مقدمے کی خاطر وہ بسا اوقات اپنے دیگر مقدمات کو نظر انداز کر دیتے تھے۔ وہ اس کو میرا ذاتی مقدمہ نہیں سمجھتے تھے، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا مقدمہ خیال کرتے تھے۔ جس روز ان کو میرے مقدمے کی تیاری کرنی ہوتی تھی، وہ اپنے عزیز سے عزیز دوستوں کو بھی جواب دے دیتے تھے کہ میں ایسے کام میں مصروف ہوں کہ آج آپ کو وقت نہیں دے سکتا۔

میاں صاحب موصوف جب استغاثے کے گواہوں پر جرح کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا باز نے چڑیا کو پنجے میں دبوچ لیا ہے، عدالت یا حکومت کے ارادے کو تبدیل کر دینا تو دوسری بات ہے ورنہ میاں صاحب کی قانونی قابلیت تو مسلمہ ہے ہی، مگر ان کی خوش خلقی، زندہ دلی، ملنساری، انکساری، سب سے بڑھ کر ان کا اسلام اور مسلمانوں کے لیے درد خداداد ہے۔